# وٹہ سٹہ کا نکاح

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نکاح شغار یعنی بٹہ سٹہ کا نکاح جائز نہیں۔ صحیح احادیث اور اجماع امت سے یہی ثابت ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ .

''رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار (وٹہ سٹہ) سے منع فرمایا ہے۔''

(صحيح البخاري : 5112، صحيح مسلم : 1415)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ .

''رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار (وٹہ سٹہ) سے منع فرمایا ہے۔''

(صحيح مسلم : 1416)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ .

''رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار (وٹہ سٹہ) سے منع فرمایا ہے۔''

(صحيح مسلم : 1417)

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) لکھتے ہیں:

كُلُّهُمْ ذَكَرَ عَنْ مَالِكٍ فِي تَفْسِيرِ الشِّغَارِ أَنَّهُ الرَّجُلُ يُزَوِّجُ ابْنَتَهُ أَوْ وَلِيَّتَهُ مِنْ رَجُلٍ عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنْهُ ابْنَتَهُ أَيْضًا أَوْ وَلِيَّتَهُ وَيَكُونُ بُضْعُ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا صَدَاقًا لِلْأُخْرٰى دُونَ صَدَاقٍ وَّهٰذَا مَا لَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ فِيهِ أَنَّهُ الشِّغَارُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ .

''تمام تلامذہ نے امام مالک رحمہ اللہ سے نکاح شغار کی تعریف یہ نقل کی ہے کہ کسی شخص کا اپنی بیٹی یا زیر سرپرست کی شادی کسی مرد سے اس شرط پر کرنا کہ وہ بھی اپنی بیٹی کے ساتھ شادی کروائے گا اور دونوں میں از واج ہی ایک دوسرے کا حق مہر قرار پائے، اس کے علاوہ کوئی چیز مہر میں نہ دی جائے، اس صورت کے ممنوع نکاح شغار ہونے میں اہل علم کے مابین کوئی اختلاف نہیں۔''

(التّمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد : 71/14)

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّهُ مَنْهِيٌّ عَنْهُ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ نکاح شغار ممنوع ہے۔''

(شرح صحيح مسلم : 201/9)

علامہ ابن جزی رحمہ اللہ (٧٤١ھ) فرماتے ہیں:

نِكَاحُ الشِّغَارِ، وَهُوَ بَاطِلٌ إِجْمَاعًا .

''نکاح شغار بالاجماع باطل ہے۔''

(القوانين الفقهية، ص 203)

**تابعی کبیر، امام سوید بن غفلہ رحمہ اللہ (۸۰ھ) فرماتے ہیں:**

كَانُوا يَكْرَهُونَ الشِّغَارَ، وَالشِّغَارُ: الرَّجُلُ يُزَوِّجُ الرَّجُلَ عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ.

**''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نکاح شغار کو حرام سمجھتے تھے، جس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص (اپنی بیٹی وغیرہ کا) دوسرے سے نکاح کرتا ہے، بشرطیکہ دوسرا بھی (اپنی بیٹی وغیرہ سے) اس کا نکاح کرے، (دونوں میں) مہر ادا نہیں کیا جاتا۔''**

(مصنف ابن أبي شيبة: 380/4، وسندهٗ صحيحٌ)

**تابعی، امام عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج رحمہ اللہ (۱۱۷ھ) بیان کرتے ہیں:**

إِنَّ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهٗ، وَأَنْكَحَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنَتَهٗ، وَقَدْ كَانَا جَعَلَاهُ صَدَاقًا، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ خَلِيفَةٌ إِلٰى مَرْوَانَ يَأْمُرُهٗ بِالتَّفَرُّقِ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ فِي كِتَابِهٖ: هٰذَا الشِّغَارُ قَدْ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ.

**''عباس بن عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ نے اپنی بیٹی کا نکاح عبدالرحمٰن بن حکم رحمہ اللہ سے کیا اور عبدالرحمٰن نے اپنی بیٹی کا نکاح عباس بن عبداللہ بن عباس سے کر دیا، اسی وٹے کو مہر مقرر کیا۔ خلیفہ وقت سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے مروان بن حکم کو خط لکھا اور دونوں میں علیحدگی کروانے کا حکم دیا، نیز خط میں یہ بھی لکھا کہ اسی شغار سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔''**

(سنن أبي داود: 2075، صحيح ابن حبان: 4153، واللّفظ لهٗ، وسندهٗ حسنٌ)

## نکاح شغار اور احناف:

احناف ان صحیح احادیث اور اجماع امت کی مخالفت میں ادلا بدلی کی شادی کو جائز قرار دیتے ہیں۔ وہ نکاح کو نکاح کے بدلے میں مہر مثل قرار دیتے ہیں۔

علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) لکھتے ہیں:

لَا يَكُونُ الْبُضْعُ صَدَاقًا عِنْدَ أَحَدٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ إِلَّا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ : هٰذَا النِّكَاحُ مُنْعَقِدٌ .

''کسی اہل علم کے نزدیک شرمگاہ مہر نہیں بن سکتی، مگر امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: یہ نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔'' (شرح صحيح البخاري : 316/8)

سید الفقہاء والمحدثین، محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ (۲۵۶ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ بَعْضُ النَّاسِ : إِنِ احْتَالَ حَتّٰى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ، وَقَالَ فِي الْمُتْعَةِ : النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الْمُتْعَةُ وَالشِّغَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ .

''بعض الناس کا کہنا ہے: اگر حیلہ کر کے نکاح شغار کر لیا جائے، تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور شرط باطل ہو جاتی ہے، یہ لوگ متعہ کے متعلق کہتے ہیں: نکاح متعہ فاسد ہے اور اس کی شرط باطل ہے، جبکہ بعض لوگ کہتے ہیں: متعہ اور شغار دونوں جائز ہیں، لیکن شرط باطل ہے۔''

(صحيح البخاري، تحت الحديث : 6960)

علامہ سرخسی حنفی (۴۸۳ھ) لکھتے ہیں:

حُجَّتُنَا فِي ذٰلِكَ أَنَّهٗ سَمّٰى بِمُقَابَلَةِ بُضْعِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا مَا لَا يَصْلُحُ أَنْ يَّكُونَ صَدَاقًا فَكَأَنَّهٗ تَزَوَّجَهَا عَلٰى خَمْرٍ أَوْ خِنْزِيرٍ، وَهٰذَا لِأَنَّهٗ لَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْبُضْعِ صَلَاحِيَةَ كَوْنِهٖ صَدَاقًا لَمْ يَتَحَقَّقِ الْإِشْرَاكُ فَبَقِيَ هٰذَا شَرْطًا فَاسِدًا، وَالنِّكَاحُ لَا يَبْطُلُ بِالشُّرُوطِ الْفَاسِدَةِ.

''نکاح شغار کے منعقد ہونے میں ہماری دلیل یہ ہے کہ نکاح شغار کرنے والوں نے دونوں عورتوں کی شرمگاہ کو ہی مہر مقرر کیا ہے، جبکہ شرمگاہیں مہر نہیں بن سکتیں، اس کی صورت یہی ہے کہ جیسے کسی نے نکاح میں شراب یا خنزیر بطور مہر ادا کیا، (تو اس کا مہر بھی باطل ہوگا۔) کیونکہ جب شرمگاہیں مہر بن ہی نہیں سکتیں، تو دونوں میں وٹہ سٹہ نہ ہوا۔لہٰذا یہ شرط فاسد ہو جائے گی۔فاسد شروط سے نکاح باطل نہیں ہوتا۔''(المبسوط : 105/5)

نکاح کے لیے مہر ضروری ہے، جس کی ادائیگی تین طرح ہوسکتی ہیں۔ ① مہر کی مقدار طے کر لی جائے اور معجّل ادا کر دیا جائے۔ ② مقدار مہر مقرر کر کے مؤجل ادا کیا جائے۔ ③ مہر کی مقدار مقرر نہ کی جائے، لیکن مؤجل مہر مثل ادا کر دیا جائے۔

احناف پہلے نکاح بدلے نکاح کو ہی مہر مقرر کرتے ہیں، جو کہ نکاح شغار کی صورت ہے، پھر بعد میں مہر مثل مقرر کر کے نکاح کو صحیح کرنے کا حیلہ کرتے ہیں، گویا نکاح کی ابتدا میں مہر دینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، بعد میں نکاح کو صحیح کرنے کے لیے مہر مثل مقرر کیا گیا، یہ حیلہ ہے، جس کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں، اس پر طرہ یہ کہ صحابہ کرام اور محدثین عظام نے اس حیلہ کو اختیار نہیں کیا، بلکہ زوجین میں جدائی کا فیصلہ سنایا جیسا کہ سیدنا معاویہ بن

سفیان رضی اللہ عنہما کے بیان میں گزر چکا ہے۔ اور مہر کے ساتھ تجدید نکاح ضروری ہے۔

علامہ سندھی حنفی (۱۱۳۸ھ) لکھتے ہیں:

عِنْدَ الْجُمْهُورِ لَا يَنْعَقِدُ أَصْلًا وَّعِنْدَنَا لَا يَبْقٰى شِغَارًا بَلْ يَلْزَمُ فِيهِ مَهْرَ الْمِثْلِ وَبِهِ يَخْرُجُ عَنْ كَوْنِهِ شِغَارًا لَا أَنَّهٗ مَأْخُوذٌ فِيهِ عَدْمُ الصَّدَاقِ وَالظَّاهِرُ أَنَّ عَدْمَ مَشْرُوعِيَّةِ الشِّغَارِ يُفِيدُ بُطْلَانَهٗ وَأَنَّهٗ لَا يَنْعَقِدُ لَا أَنَّهٗ يَنْعَقِدُ نِكَاحًا آخَرَ، فَقَوْلُ الْجُمْهُورِ أَقْرَبُ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ.

''جمہور کے نزدیک نکاح شغار منعقد ہی نہیں ہوتا، جبکہ ہمارے (یعنی احناف) کے نزدیک یہ شغار رہتا ہی نہیں، بلکہ اس میں مہر مثل ادا کرنا ضروری ہو جائے گا۔ یوں یہ نکاح شغار کی ممانعت سے خارج ہو جائے گا اور یہ بھی نہیں ہوگا کہ اس نکاح میں حق مہر ادا نہیں کیا گیا۔ درست یہی ہے کہ نکاح شغار کی عدم مشروعیت کا تقاضا ہے کہ یہ نکاح باطل ہو، نیز ان میں سے کوئی نکاح بھی منعقد نہیں ہوا۔ لہٰذا جمہور کا مؤقف ہی درست ہے، واللہ تعالیٰ اعلم!''

(حاشية السندي على سنن النسائي: 112/6)

## الحاصل:

ہر ایک نکاح کا علیحدہ علیحدہ مہر مقرر ہو، تو بٹے کا نکاح جائز ہے، اگر نکاح بدلے نکاح کے مہر مقرر ہو، تو یہ نکاح منعقد نہیں ہوگا، خواہ بعد میں مہر مثل ادا بھی کر دیا جائے۔

❁❁❁❁❁❁❁